ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

تعلیم وتربیت کا فقدان اور سیرت نبوی ﷺ کا طریقہ تدریس

Lack of Education and Training and the Teaching Method of the Prophet's Life

Razia Sultana
PhD Research Scholar (Islamic Studies), NCBA&E, Sub campus, Multan
razia.sultana2480@gmail.com

Ghulam Mustafa (Corresponding Author)
PhD Research Scholar (Islamic Studies), NCBA&E, Sub campus, Multan
ghulammustafakh@gmail.com

Seema Zahid
PhD Research Scholar (Islamic Studies), NCBA&E, Sub campus, Multan

Abstract

Education and training are the basic pillars of any nation's life. When these two elements are missing from a society, intellectual backwardness, moral degradation and social chaos arise. The present era is facing the same crisis where education has become a mere means of earning a living while the aspect of training has been neglected. As a result, a person has knowledge but is devoid of character. He is intelligent but is deprived of moral awareness, which is the cause of social misguidance and the decline of human values. A Vacuum has been created. Islam has considered education and training not just a mental activity but a moral and spiritual milestone. For the all-round training of man, the Messenger of Allah devised a comprehensive system in which knowledge, character, faith and action were interrelated. He said! I have been sent as a teacher. It is clear from this statement of his that his aim was not to make man merely a scholar but a righteous man. He combined education with morality and said that the best of you is the one whose moral are the best (Sehih Bukhari:3559)The education and training system of the prophet ﷺwas entirely based on action. The center of education, morality and social consciousness was the Prophet's Mosque, where the work of human development was done in the light of the Quran and Sunnah. He taught his students with love, wisdom and gradualness. His teaching method was such that the matter would sink into the heart and knowledge would be ingrained in character. As a result of this training, a generation was prepared that became the bearers of knowledge and action, justice and kindness, sacrifice and loyalty. If today's education system is guided by the Prophet, then the purpose of education can once again become humanization. Combining modern education with ethics, faith and action is the solution to this deficiency. The system of the Prophet reminds us that education is not just about knowledge but also about building and refining character. Education does not enlighten man with his Creator, the purpose of life and human responsibility.

Keywords: Education, Lack of Morality, Methodology, Consciousness, Ethics.

کسی بھی قوم کی زندگی کا بنیادی ستون تعلیم وتربیت ہے۔ یہ دونوں عناصر جب کسی معاشرے سے مفقود ہو جائیں تو وہاں فکری پسماندگی ، اخلاقی انحطاط اور سماجی انتشار جنم لیتا ہے۔ دورِ حاضر اسی بحران سے دوچار ہے۔ جہاں تعلیم محض حصولِ روزگار کا ذریعہ بن چکی ہے جبکہ تربیت کے پہلو کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے نتیجتاً علم انسان رکھتا تو ہے مگر کردار سے خالی ہے۔ ذہین تو ہے مگر اخلاقی شعور سے محروم ہے۔ معاشرتی بے راہ روی اور انسانی اقدار کے زوال کا سبب یہی خلا بنا ہے۔

تعلیم و تربیت کو اسلام نے محض ذہنی سرگرمی نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی سنگِ میل قرار دیا ہے۔ انسان کی ہمہ جہت تربیت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا جامع نظام مرتب فرمایا۔ جس میں علم، کردار، ایمان اور عمل باہم مربوط تھے آپ ﷺ نے فرمایا! میں معلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ کے اس ارشاد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ کا مقصدِ بعثت انسان کو محض عالم نہیں بلکہ صالح انسان بنانا تھا۔ آپ نے تعلیم کو اخلاق کے ساتھ ملایا اور فرمایا: ((إن من خیارکم احسنکم اخلاقا))(۱)۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

سیرتِ نبوی ﷺ کا نظامِ تعلیم و تربیت کلی طور پر مبنی بر عمل تھا۔ تعلیم، اخلاق اور معاشرتی شعور کا مرکز مسجد نبوی تھی۔ جہاں قرآن و سنت کی روشنی میں انسان سازی کا کام ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے شاگردوں کو محبت، حکمت اور تدریج کے ساتھ تعلیم دی، آپ ﷺ کا طریقہ تدریس ایسا تھا کہ بات دل میں گھر کر جائے۔ اور علم کردار کے سانچے میں ڈھل جائے، اس تربیت کے نتیجہ میں ایسی نسل تیار ہوئی۔ جو علم و عمل، عدل و احسان اور ایثار و وفا کی آئینہ دار بنی۔

اگر سیرتِ رسول ﷺ سے آج کا تعلیمی نظام رہنمائی حاصل کرے تو دوبارہ تعلیم کا مقصد انسان سازی بن سکتا ہے۔ جدید تعلیم کو اخلاق، ایمان اور عمل کے ساتھ جوڑنا ہی اس فقدان کا حل ہے۔ ہمیں رسولِ اکرم کا نظامِ تعلیم یاد دلاتا ہے کہ تعلیم محض علم نہیں بلکہ کردار کی تعمیر اور تطہیر کا نام ہے، انسان کو اس کے خالق، مقصدِ حیات اور انسانی ذمہ داری سے روشناس یہی تعلیم کرتی ہے۔ دورِ حاضر میں معاشرے کو درپیش مسائل میں سے ایک مسئلہ تعلیم و تربیت کا بحران ہے۔ جس پر اس تحقیقی مقالے میں بحث کی گئی ہے۔ اسی تناظر میں مقالہ ہذا میں تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت، تعلیم و تربیت کے بحران کے اسباب، اسلام کا تصورِ تعلیم و تربیت، سیرتِ نبوی ﷺ میں منہجِ تعلیم اور عصرِ حاضر میں نظامِ تعلیم کے لیے منہج نبوی سے راہنمائی کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت

تعلیم و تربیت انسانی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ انسانی تہذیب و تمدن کی عمارت اسی بنیاد پر قائم ہے۔ مقصدِ تعلیم اگر محض مادی ترقی اور حصولِ روزگار تک محدود ہو جائے اور اخلاق و روحانیت کی تربیت کا پہلو پس پشت ڈال دیا جائے تو معاشرہ فکری انتشار، اخلاقی زوال اور روحانی پس ماندگی کا شکار ہو جاتا ہے۔ عصرِ حاضر اسی بحران سے دوچار ہے انسان کو موجودہ نظام نے مادی طور پر ترقی دی مگر اخلاقی و روحانی لحاظ سے تنزلی کی طرف دھکیل دیا اسی صورتِ حال کو تعلیم و تربیت کا بحران کہا جاتا ہے۔ اسلام میں تعلیم و تربیت کا مقصد صرف علم کا حصول نہیں بلکہ ہمہ گیر انسانی تعمیر ہے۔ یعنی عقل، اخلاق، روح اور عمل کی یکساں ترقی ہے۔ تعلیم و تربیت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جس رسول کی بعثت کے لیے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی اس کی صفت یہ بیان کی کہ وہ ایسا پیغمبر ہو جو لوگوں کو کتاب سکھائے اور ان کی تعلیم و تربیت کرے۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(۲)

ترجمہ: "ہمارے پروردگار ان میں سے ایسا رسول بھی بھیجنا جو ان میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے، انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے۔"

اللہ تعالیٰ نے بھی مومنین پر احسان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تمہارے اندر ایک ایسا رسول بھیجا جس کے فرائض میں تعلیم و تربیت شامل ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾(۳)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان ان ہی میں سے رسول بھیجا۔ جو اللہ کی آیتیں ان کے سامنے تلاوت کرے۔ انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے یقیناً اس سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے منصبِ رسالت کو قرآنِ مجید میں بیان کیا گیا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾(۴)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس آیت میں رسالتِ محمدی ﷺ کے مقصد کو تعلیم و تزکیہ قرار دیا گیا ہے، رسولِ پاک ﷺ نے بھی اپنے منصب کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "إنما بعثت معلما"(۵) ترجمہ: مجھے معلّم بنا کر بھیجا گیا ہے اور مزید فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"(٦) مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے مربیّ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ غارِ حرا میں جب رسولِ پاک ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو اس میں عبادات و احکامات کا نہیں کہا گیا تھا بلکہ اسلام نے سب سے پہلے تعلیم و تربیت کا حکم دیا تھا۔ ارشاد فرمایا:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ،خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ،اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ،الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ،عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾(۷)

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے تمام کو پیدا کیا، انسان کو اس نے جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھو اور تمہارا پروردگار سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم سے سکھایا، اس بات کی انسان کو تعلیم دی جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

تعلیم و تربیت کے بحران کے اسباب

اس بات سے بھی تعلیم و تربیت کے بحران کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا گیا اور فرمایا کہ بہت جلد دنیا سے علم اٹھا لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا بھی نہیں ملے گا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: "قال ابن مسعود :قال لی رسول الله صلّ الله علیه وسلم: تعلموا العلم وعلموه الناس،تعلموا الفرائض،وعلموها الناس، تعلموا القرآن، وعلموه الناس،فإنِ امرؤ مقبوض، والعلم سینقص،وتظهر الفتن، حتی یختلف اثنان فی فریضة لا یجدان أحدا یفصل بینهما ۔"(۸)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روائیت ہے کہ مجھے رسول ﷺ نے فرمایا: علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور لوگوں کو سیکھاؤ، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سیکھاؤ۔ کیونکہ میں انسان ہوں جو اٹھایا جاؤں گا اور عنقریب علم بھی اٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ دو شخصوں میں کسی فرض کے بارے میں اختلاف ہو گا تو ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا ان کو کوئی نہیں ملے گا۔ اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ تعلیم و تربیت کے بحران کے اسباب کو تلاش کیا جائے۔ تعلیم و تربیت کا آپس میں گہرا ربط ہے اس لیے ذیل میں اس کے اسباب بیان کیے جائیں گے:

والدین کا ناخواندہ ہونا: بچوں کے تعلیم و تربیت کے بحران کی سب سے بڑی اور اہم وجہ والدین کا ناخواندہ ہونا۔ جو بچوں کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مومنین کو قرآن مجید میں یہ حکم دیا گیا ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾(۹)

ترجمہ: اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

اس آیتِ مبارکہ میں واضح طور پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچانا کتنا ضروری ہے۔ لیکن اگر والدین خود ہی تعلیماتِ اسلامی سے بے بہرہ ہوں گے تو کیسے وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں گے۔ غیر تعلیم یافتہ والدین کی اولاد تعلیم و تربیت سے عاری ہوتی ہے۔

نصابِ تعلیم میں اخلاقی اقدار کا فقدان: موجودہ نصابِ تعلیم میں سائنس، ٹیکنالوجی اور معیشت کو اہم قرار دیا گیا ہے مگر جن مضامین سے طلباء کی کردار سازی اور روحانی تربیت کی جا سکتی ہے ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسلام میں مقصدِ تعلیم معرفتِ الٰہی، خدمتِ خلق اور تزکیہء نفس ہے۔ جبکہ موجودہ تعلیم کا مقصد محض معاشی ترقی میں کامیابی بن گیا ہے۔ نظامِ تعلیم میں ایسی روایات کو شامل کیا جائے جو مثبت اور احترام پر مبنیٰ ہوں اور ایسی روایات کو مسترد کیا جائے جن کی وجہ سے معاشرے میں کسی بھی قسم کی نفرت، تفریق اور تحقیر جنم لینے کا اندیشہ ہو۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات اس حوالے سے واضح طور پر موجود ہیں۔ ارشادِ ربّانی ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۤءٌ مِّنْ نِّسَاۤءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ﴾"(۱۰)

ترجمہ "اے ایمان والو !ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے، عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

استاد اور شاگرد کے رشتے میں خلا: استاد اور شاگرد کے رشتے میں خلا بھی تعلیم و تربیت کے بحران کا سبب ہے، یہ رشتہ اب محض رسمی اور تجارتی نوعیت اختیار کر گیا ہے۔ موجودہ معاشرے میں اساتذہ اپنی صلاحیت کے مطابق طلباء کو علم نہیں دیتے، سفارش اور رشوت کا کلچر رواج پا چکا ہے۔ اساتذہ اور طلباء کے درمیان خلا کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اساتذہ بچوں کو مارتے پیٹتے ہیں، بچے بلاوجہ کی سختی سے اکتا کر تعلیم کو ادھورا چھوڑ دیتے ہیں۔ جبکہ تعلیماتِ نبوی ﷺ کے مطابق خوش اخلاقی، نرمی اور بھلائی سے طالبعلموں کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"انس بن مالك رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم:" يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا."(۱۱)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آسانی پیدا کرو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو نفرت نہ دلاؤ۔

نصابِ تعلیم کا مادری زبان میں نہ ہونا: تعلیم و تربیت کے بحران کی ایک اور وجہ نصابِ تعلیم کا مادری اور قومی زبان کی بجائے انگریزی زبان میں ہونا۔ بچوں کا معیارِ ذہن اتنا نہیں ہوتا کہ وہ انگریزی زبان میں سمجھ سکیں، انگریزی کو کو باقائدہ مضمون اور زبان کے طور پر لازم کر دیا گیا ہے۔ بچے بڑی جاں فشانی سے غیر قومی زبان کو پڑھتے ہیں۔ غیر ملکی زبان کو بچے بغیر سمجھے رٹے لگا کر یاد کرتے ہیں۔ اس لیے طلبہ کی تحقیقی صلاحتیں دم توڑ جاتی ہیں۔ طالبعلم جتنے اچھے طریقے سے اپنی مادری زبان میں اظہار کر سکتا ہے وہ دوسری زبان میں کبھی نہیں کر سکتا، کیونکہ دوسری زبان میں مہارت کم لوگ ہی رکھتے ہیں۔ عام طور پر لوگ ضرورت پڑھنے پر محدود لغات کو رٹ کر کام پورا کرتے ہیں، اس طریقے سے بچوں کی سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہیں۔ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی رسول بھیجے تو ان کو ان کی ہی زبان میں مبعوث فرمایا تاکہ وہ اس قوم کو اسی زبان میں سمجھا سکیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾(۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا تو خود اس کی قوم کی زبان میں بھیجا، تاکہ وہ ان کے سامنے حق کو اچھی طرح واضح کر سکیں۔

مالی مشکلات: اکثر والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بہتر تعلیم و تربیت کریں۔ مگر مالی لحاظ سے وہ بچوں کے تعلیمی اخراجات کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ وہ معاشی طور پر اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ وہ بچوں کو کم عمری میں ہی تعلیم کی بجائے انہیں محنت و مشقت پر لگا دیتے ہیں۔ ایک حدیثِ نبوی ﷺ میں فقر کو کفر کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ کفر کا درجہ جہل سے زیادہ ہے۔ حدیث نبوی ﷺ میں بیان کیا گیا ہے کہ "عن عمر رضی اللہ عنہ قال: جاء رجال أصحاب الصفة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فشكوا إليه الحاجة. فقال النبي صلى الله عليه وسلم كاد الفقر أن يكون كفرا "(١٣)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اصحابِ صفہؓ نے آکر نبی کریم ﷺ کو تنگ دستی کی شکائت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا! قریب ہے کہ تنگ دستی کفر کے لیے سبب بن جائے۔

مغربی افکار اور مادہ پرستی کا غلبہ: موجودہ نظامِ تعلیم مغربی فلسفہ ءحیات کا اثر لیے ہوئے ہے، جو انسان کو صرف مادی و جسمانی وجود سمجھتا ہے۔ روحانیت، اخلاقیات اور ایمان کو اس نظریہ نے غیر ضروری قرار دیا ہے، ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق: ہمارا تعلیمی نظام فکری غلامی کا شکار ہے۔ اپنے فکری محور کو جب تک ہم قرآن و سنت کی طرف نہیں موڑیں گے تعلیم اصلاح نہیں بن سکتی۔(١٤)

اسلام کا تصورِ تعلیم و تربیت

اسلام کا نظامِ تعلیم و تربیت انسانی شخصیت کی ہمہ گیر نشوونما پر مشتمل ہے۔ اس کا مقصد صرف عقل کی تعمیر و ترقی نہیں بلکہ اخلاق و عمل، دل و دماغ اور عقیدہ و شعور کی اصلاح ہے۔ اسلام کے نزدیک صرف تعلیم معلومات کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ تزکیہ نفس اور کردار کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

١۔ اسلامی تصورِ تعلیم کا بنیادی مقصد: اسلامی تعلیم کا مقصد انسان کو عبدِ صالح اور خلیفۃ اللہ فی الارض بنانا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾(١٥) ترجمہ: اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

اس آیت سے مقصدِ تعلیم واضح ہوتا ہے۔ یعنی کہ حقیقی تعلیم وہ ہے جو اللہ کی بندگی کا شعور پیدا کرے۔ امام غزالیؒ کے قول کے مطابق "العلم بلا عمل جنون "" والعمل بلا علم لا یکون " یعنی علم اگر عمل سے خالی ہو تو دیوانگی ہے اور عمل اگر علم کے بغیر ہو تو نا ممکن ہے۔(١٦) گویا علم سکھانا بھی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص صفت سے عالم کے دل کو علم سے نوازا ہے۔ یہ اللہ کے خزانوں کا محافظ ہے۔ اسلامی تعلیم کا اصل مقصد وحی الٰہی ہے لہٰذا نافع علم وہ ہے جو انسان کو معرفتِ خداوندی دے، اصلاح نفس کرے اور اخلاقِ فاضلہ پیدا کرے۔

٢۔ تعلیم و تربیت کا باہمی ربط: اسلامی نظام میں تعلیم (علم دینا) اور تربیت (عملی اصلاح) لازم و ملزوم ہیں۔ بعثتِ نبوی ﷺ اس بات کی وضاحت کرتی ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾(١٧)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس آیت میں پہلے "تزکیہ" اور بعد میں "تعلیم" کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اسلام میں تعلیم کے بغیر تربیت ناقص ہے۔ مولانا شبلی نعمانی سیرت النبی میں یوں رقم طراز ہیں: رسولِ پاک ﷺ نے تعلیم کو محض علم کی منتقلی نہیں سمجھا بلکہ اسے اخلاقی و روحانی تزکیہ کے ساتھ جوڑا ہے۔ اسلامی تعلیم کا یہی جوہر ہے۔(١٨)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4, 2025

اسلام کا تعلیمی شعور بھی علم برائے کردار ہے نہ کہ علم برائے روزگار ہے، اس بات کی وضاحت مولانا مناظر احسن گیلانی نے ان الفاظ میں کی ہے۔ "تعلیمِ نبوی نے انسانی دل و دماغ کو علم و ایمان سے روشن کر کے ایسی نسل تیار کی جو اخلاق، عمل اور جذبہ ایثار میں نمونہ بنی۔"(۱۹)

۳۔ سرچشمہ علم: اسلامی تصوّرِ تعلیم میں تین بنیادی ذرائع تسلیم کیے گئے ہیں۔

۱۔ وحی (قرآن و سنت) مطلق اور یقینی علم کا سرچشمہ

۲۔ عقل (غور و فکر کا ذریعہ)

۳۔ تجربہ، مظاہرِ کائنات کے علم کا ذریعہ

تصورِ علم کے لیے قرآن میں ارشاد ہے۔:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾(۲۰)

ترجمہ: بے شک آسمان اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے آنے جانے میں البتہ عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ عقل اور تجربہ کی اہمیت کو اسلام نے تسلیم کیا ہے مگر وحی کی برتری کو برقرار رکھا ہے تاکہ علم انسان کو خدا سے دور نہ کر دے۔

۴۔ تعلیم کا سماجی و تمدنی پہلو: تعلیم کو اسلام نے فرد تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے معاشرتی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ اس ذمہ داری کو نبی کریم ﷺ نے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "طلب العلم فريضة على كل مسلم "(۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اسی اصول سے انسانی مساوات اور علم کی عالمگیریت کا اعلان ہوتا ہے۔ اس تعلیم نے خلفائے راشدین کے دور میں ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس میں عدل، علم اور اخلاق کا ربط نظر آتا ہے۔ امام طبریؒ تحریر کرتے ہیں " مدینہ منورہ میں مسجد تعلیم و تربیت کا مرکز تھی۔ جہاں دین، ادب، سیاست اور اخلاق کی ہمہ وقت تربیت کی جاتی تھی۔"(۲۲)

۵۔ اسلامی نظام تعلیم میں خواتین کا کردار: اسلام نے عورتوں کو بھی تعلیم و تربیت کا برابر کا حق دیا ہے۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ نہ صرف تعلیم یافتہ تھیں بلکہ بڑے بڑے صحابہ ان سے دین کے مسائل سیکھتے تھے خواتین میں احادیث کو روایت سب سے زیادہ حضرت عائشہ نے ہی کیا ہے۔

ابن سعد سے روایت ہے:

"كانت عائشه فقيهة عالمة كثيرة الحديث" (۲۳)

ترجمہ: احادیث کی سب سے زیادہ عالمہ اور فقہ کو سمجھنے والی حضرت عائشہ تھیں۔

یہ اسلام کے جامع تصورِ تعلیم کا واضح ثبوت ہے کہ جو مرد و عورت دونوں کی فکری و روحانی ترقی کا خواہاں ہے۔ عورت کو مرد کے مساوی تعلیم حاصل کرنے اور تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے کا حق دیا گیا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں منہج تعلیم

رسول کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمارے لیے تعلیم و تربیت کا ایک ایسا جامع نمونہ ہے۔ جس میں نظریہ، عمل، علم اور اخلاق، تزکیہ و شعور تمام کے تمام آپس میں جڑے ہوئے ہیں رسول پاک ﷺ نہ صرف "معلم کائنات" تھے بلکہ "مربّیِ انسانیت" بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے علم و عمل سے جہالت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی قوم کو علم، ایمان، اخلاق اور عدل کی روشنی بخشی اور ایک ایسی نسل کو تیار کیا جو انسانی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4, 2025

تاریخ کی بہترین نسل قرار پائی۔ آپ ﷺ نے خود اپنے متعلق فرمایا کہ "مجھے معلّم بنا کر بھیجا گیا ہے۔" یہ بات اس حقیقت کو آشکار کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کا اصل مقصد ہی دوسری انسانیت کی تعلیم و تربیت کرنا تھا۔

۱۔ وحی سے تعلیم وتربیت کا آغاز: منہجِ تعلیم نبوی ﷺ کا آغاز ہی "اقراء کے حکم سے ہوا۔ "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ" وحی کی صورت میں قرآن کی یہ پہلی آیت نازل ہوئی۔ تعلیم کے معنیٰ و مفہوم میں "ربوبیت "کو جس نے شامل کر دیا ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں: قرآن کی ابتدائی آیات نے انسان کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کا بھی مکلّف بنایا ہے۔ یہی تعلیمِ ربّانی ہے۔(۲۴)

۲۔ نبی کریم ﷺ کا اصولِ تدریج: تعلیم و تربیت میں رسولِ کریم ﷺ نے تدریج (آہستہ آہستہ) سکھانے کا اصول اپنایا۔ اسلام کے شروع میں شریعت کے احکام ایک ہی وقت میں اکٹھے نازل نہیں ہوئے بلکہ انسانی ضرورت اور نفسیاتِ انسانی کے مطابق تدریجا بیان کیے گئے۔ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ میں لکھتے ہیں۔:" تعلیمِ نبوی میں تدریج کا اصول سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ آپ ﷺ نے شروع میں اخلاق و ایمان پر زور دیا، بعد میں احکامِ شریعت کی تعلیم دی۔(۲۵) نبی کریم ﷺ کا یہی اصولِ تعلیم جدید تعلیمی نفسیات کے نزدیک بھی تربیت کا بہترین طریقہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

۳۔ عمل کے ذریعے تعلیم نبوی ﷺ: سیرتِ نبوی ﷺ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں تعلیم کا سب سے مؤثر پہلو "عملی نمونہ " ہے۔ آپ ﷺ جب بھی کسی کو تعلیم دیتے تو آپ کبھی بھی محض زبانی تعلیم پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ خود عمل کر کے بھی دکھاتے تھے۔ قرآن میں نماز کا حکم دیا گیا ہے اور نماز پڑھنے کی تاکید بھی کی گئی ہے لیکن طریقہ نہیں بتایا گیا۔ صحابہ کرامؓ کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا! "صلوا کما رایتمونی أُصلی" ۔(۲۶) ترجمہ:"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" یہ تعلیم کا وہ عملی طریقہ ہے جس نے تربیت کو ایک زندہ حقیقت بنا دیا۔" نبی کریم ﷺ کے تمام اعمال ہی درس و تعلیم کا مجموعہ تھے، چاہے وہ عبادت ہو، معاملات ہوں یا اخلاق"۔(۲۷)

۴۔ سوال وجواب اور طریقہ مکالمہ: تعلیمِ نبوی ﷺ کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ تعلیم دیتے تو اکثر دورانِ تعلیم سوالات کرتے تھے تاکہ سامعین کی توجہ قائم رہے۔ اور ان میں غور و فکر کی عادت پیدا ہو۔ مثلاً ایک موقع پر آپ ﷺ نے پوچھا۔ "کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے۔؟" صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ :

"عن ابی هريرة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: اتدرون ما المفلس؟ قالوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع، فقال: "إن المفلس من امتي ياتي يوم القيامة بصلاة، وصيام، وزكاة، وياتي قد شتم هذا، وقذف هذا، واكل مال هذا، وسفك دم هذا، وضرب هذا، فيعطى هذا من حسناته، وهذا من حسناته، فإن فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم، فطرحت عليه ثم طرح في النار" (۲۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو، نہ کوئی سازوسامان۔ آپ نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس نے اس کو گالی دی ہو گی، اس پر بہتان لگایا ہو گا، اس کا مال کھایا ہو گا، اس کا خون بہایا ہو گا اور اس کو مارا ہو گا، تو اس کی نیکیوں میں سے اِس کو بھی دیا جائے گا اور اُس کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اس طریقہ تعلیم میں توجہ، تفکّر اور فہم پیدا کرنے کا زبردست ذریعہ ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۵۔ تعلیم میں اخلاق وترغیب وتنبیہ: آپ ﷺ کی تعلیم میں اخلاقی تربیت کا پہلو نمایاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیمِ نبوی ﷺ کی روح اخلاقیات کا مظہر ہے۔ مناظر احسن گیلانی تعلیماتِ نبوی میں یوں رقم طراز ہیں۔ " تعلیم نبوی میں اخلاق و کردار کی تربیت علم سے مقدم ہے۔ علم اگر اخلاق سے خالی ہو تو فساد پیدا کرتا ہے۔" (۲۹) دورانِ تعلیم نبی کریم ﷺ ترغیب (اچھے عمل کی حوصلہ افزائی) اور تنبیہ (برے کام سے منع کرنا) کا توازن رکھتے تھے۔ مثلا آپ ﷺ نے فرمایا:

" یسروا ولا تعسروا، وبشروا ولا تنفروا"(۳۰)

ترجمہ : آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

۶۔ خواتین کی تعلیم وتربیت: رسول کریم ﷺ نے مردوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم کے لیے بھی خصوصی تعلیمی نشستیں مقرر فرمائیں، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔

"قالت النساء للنبي صلى الله عليه وسلم: غلبنا عليك الرجال، فاجعل لنا يوما من نفسك، فوعدهن يوما لقيهن فيه فوعظهن وامرهن۔"(۳۱)

ترجمہ: عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لیے (بھی) کوئی دن خاص فرما دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرما لیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اسلامی تعلیم میں خواتین کی شمولیت منہجِ نبوی کا لازمی جز تھی۔ ابن سعد کے مطابق: "حضرت عائشہ اور امِّ سلمہ نے خواتین کے لیے دینی و اخلاقی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا۔"(۳۲)

۷۔ بچوں کی شفقت امیز تعلیم وتربیت: آپ ﷺ ہمیشہ بچوں کی تعلیم میں سخت رویّہ استعمال نہیں کرتے تھے، بلکہ محبت و شفقت کے ذریعے ان کی تعلیم و تربیت فرماتے تھے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ قال:" خدمت النبي صلى الله عليه وسلم عشر سنين، فما قال لي اف ولا لم صنعت ولا الا صنعت" (۳۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

تعلیمِ نبوی ﷺ کا یہ عملی پہلو ہے کہ تربیت کا مؤثر طریقہ محبت اور مثالی کردار ہے۔

۸۔ منہج نبوی میں اجتماعی اور انفرادی تعلیم وتربیت: رسول اللہ ﷺ کا منہجِ تعلیم فرد کی اصلاح کے ساتھ معاشرتی توازن پر مبنی تھا، ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: "المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا."(۳۴)

ترجمہ: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس طرح ہے جیسے عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے۔

یہ تعلیم فرد کو اجتماعی شعور عطا کرتی ہے۔ مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی صرف عبادت گاہ نہیں تھی بلکہ اسے ایک جامعہ کی حیثیت بھی حاصل تھی۔ اصحابِ صفہ کو آپ ﷺ وہیں تعلیم دیا کرتے تھے۔ ابن ہشام بیان کرتے ہیں:

"صفہ میں رسول اللہ ﷺ خود تعلیم دیتے، تلاوتِ قرآن، فقہ، اخلاق اور معاشرے کے اصول سکھاتے تھے۔"(۳۵)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

آپ ﷺ نے انفرادی و اجتماعی تعلیم میں توازن رکھا۔ یعنی تعلیم محض انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی فریضہ ہے۔ تعلیم دیتے وقت آپ ﷺ نے ہمیشہ مساوات کا پہلو سامنے رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "النَاسُ سِواء کاسنان المشط "(۳۶) "یعنی تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں"، اسلامی تعلیم نے طبقاتی تفریق کو ختم کر کے علم کو سب کے لیے عام کر دیا، یہی مساوات بعد میں اسلامی تہذیب کا امتیازی وصف بنی۔

عصرِ حاضر میں نظامِ تعلیم کے لیے منہجِ نبوی سے رہنمائی

عصرِ حاضر میں تعلیمی نظام بہت ہی متنوع ہے ترقی پذیر اور علم سے سرشار تو ہے مگر اس کے ساتھ بے شمار چیلنجز ہیں، تقلیدی طریقے، نصابی بوجھ، اخلاقی زوال اور ٹیکنالوجی کا بے جا غلط استعمال، طلبہ کی مایوسی وغیرہ۔ ہمیں ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اپنے نظامِ تعلیم کو صرف "معلومات کے ذخیرے" کی بجائے "علم و عمل، تربیت و کردار کا مرکز بنانا چاہیے"۔ تاہم ان چیلنجز کا بہترین حل یہی ہے کہ نظام تعلیم کے لیے منہجِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

۱۔ محبت اور شفقت کا معاملہ: نفع بخش تعلیم و تربیت کے لیے ضروری ہے کہ معلّم کو چاہے کہ وہ نرمی و محبت و شفقت کی صفت سے بھرپور ہو، لوگوں کے ساتھ خلوص و رحمت کا معاملہ کرے، انہیں بھی اپنے خاندان کے فرد کی طرح سمجھے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا!(۳۷) "إنما انا لکم بمنزلة الوالد، اعلمکم" ترجمہ: "میں تمہارے والد کی طرح ہوں، تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔"

۲۔ تکریم انسانیت: عزتِ نفس اور احترامِ آدمیت کا لحاظ تعلیم و تربیت کا ایک لازمی جز ہے۔ دورِ جدید کے نظامِ تعلیم میں طلبہ کے لیے سزا کو اسی بنیاد پر منع کیا گیا کیونکہ سزا سے نہ صرف عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے بلکہ حصولِ تعلیم کے راستے بھی طالبعلم کے لیے بند کر دیتی ہے۔ انسان کو تعلیم دینے کا طریقہ نبوی ﷺ یہی ہے کہ اسے عزت و احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ انسان کو اللہ نے بتا دیا کہ اس کی ذات مکرّم و محترم ہے۔ اس کا احترام لازم ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

"والاکرام والتکریم ان یوصل الی الانسان اکرام ای نفع لا یلحقه فیه غصبة او ان یجعل ما یوصل الیه شیا کریما ای شریفا"(۳۸)

ترجمہ: کسی کو اس طرح نفع پہنچانا کہ اس میں اس کی کسی طرح سبکی اور خفت نہ ہو یا جو نفع پہنچایا جائے وہ نہایت باشرف اور اعلیٰ ہو یعنی عزت بزرگی اور شرف تکریم کے معنیٰ ہیں۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم سے نواز کر اس دنیا میں بھیجا ہے کہ وہ نہ تو اس کے بندوں پر ظلم کرے اور نہ ہی خود پر، بلکہ اچھے کام کرے، اس کے برعکس وعقل و شعور سے عاری انسان فساد برپا کرتا ہے جو وحشی جانوروں کی صفت ہے۔

۳۔ واضح اور غیر مبہم الفاظ کا استعمال: ایک اہم اصول تعلیم و تربیت کا یہ بھی ہے کہ تعلیم دیتے وقت واضح اور غیر مبہم الفاظ استعمال کیے جائیں، لب ولہجہ صاف ہو، نہ اتنی تیزی سے بولا جائے کہ سننے والے کی سمجھ میں بات نہ آئے اور نہ ہی اتنا سست روی سے بولا جائے کہ مخاطب اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کرتا رہے۔ معلّم کو چاہیے کہ منہج نبوی کو اپناتے ہوئے واضح اور مناسب رفتار کے ساتھ تعلیم دے۔ حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے۔ "حضور ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ دہراتے، تاکہ لوگ اسے اچھی طرح سمجھ سکیں۔" (۳۹) ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عروہ بن زبیرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: "لم یکن یسرد الحدیث کسرد کم" (۴۰) یعنی رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کی طرح جلدی جلدی نہیں بولتے تھے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۴۔ مخاطب کی فہم صلاحیت کا خیال رکھنا: مخاطب کی سمجھ اور صلاحیت کا تعلیم وتربیت میں خیال رکھنا ضروری ہے۔ جس قدر ہو سکے بات آسان زبان و انداز میں بیان کی جائے۔ اگر ضرورت پیش آجائے تو روز مرہ زندگی میں واقع ہونے والے واقعات اور مثالوں کے ذریعے اپنی بات کی وضاحت کی جائے تاکہ مخاطب بات آسانی سے سمجھ سکے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا پہلو اس سے نمایاں ہوتا ہے۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنے بیٹے کے متعلق شک میں تھا۔ اس آدمی نے کہا کہ: یارسول اللہ ﷺ میرے گھر سیاہ لڑکے کی پیدائش ہوئی ہے (وہ آدمی نہ تو خود کالے رنگ کا تھا نہ اس کے خاندان میں کوئی کالی رنگت کا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے جواب دیا جی ہیں۔ آپ نے پوچھا کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا سرخ رنگ کے، حضور اکرم نے پوچھا کیا ان میں کوئی سفید مائل بسیا بھی ہے، اس نے جواب دیا جی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا ہو سکتا ہے اس کی نسل میں کوئی اس رنگ کا ہو۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا! ہو سکتا ہے تمہارے بیٹے کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہو۔ (۴۱)

۵۔ سامعین کی توجہ اور زبان دانی کے مطابق گفتگو کرنا: تعلیم وتربیت کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ سامعین کو ان کی ہی زبان میں تعلیم دی جائے اور درست بات کو پہنچایا جائے۔ اس لیے کہ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے کہ انسان اپنی قومی و مادری زبان میں بات کو اچھی طرح سن اور سمجھ سکتا ہے رسول پاک ﷺ بھی ہر قوم اور قبیلہ کو اس کی زبان اور لہجہ میں تعلیم دیا کرتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے قبیلہ بنی اشعر کے لوگوں کو ان کی ہی زبان اور لہجہ میں تعلیم دیتے ہوئے فرمایا! "لیس مِن امبر امصیام فی امسفر" (۴۲) یعنی سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

خلاصہ بحث

تعلیم وتربیت کا بحران در اصل مقصدِ تعلیم کی تبدیلی، دینی و دنیاوی تقسیم، اخلاقی اقدار کے زوال اور مادہ پرستی کے غلبے کا نتیجہ ہے یہ بحران نہ صرف نصاب یا نظامِ تعلیم کی اصلاح سے حل ہو گا بلکہ اس کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کے طریقہ تدریس کو اپنانا ہو گا۔ جو عمل، علم، ایمان اور اخلاق کے توازن پر مبنیٰ ہے۔ اسلامی تصورِ تعلیم وتربیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت، عملِ صالح، تزکیہ نفس اور اصلاح معاشرہ علم کا مقصد ہو۔ یہی وہ بنیاد ہے جو جدید نظامِ تعلیم میں مفقود ہے۔ سیرتِ رسول ﷺ نے تعلیم کو ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب میں تبدیل کر دیا ہے۔ جس نے عرب کے بدوّں کو معلّم بنا دیا۔ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ تعلیم وتربیت علم و عمل، عقل و ایمان، اخلاق و کردار کے حسین امتزاج پر قائم ہے۔ یہ منہج اصلاحِ گرد سے لے کر معاشرتی انقلاب تک پھیلتا ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم کو صرف نظری عمل نہیں رہنے دیا بلکہ عملی، روحانی اور اخلاقی تربیت کے ذریعے ایک صالح معاشرہ قائم کیا۔ دورِ حاضر میں تعلیم وتربیت کا نظام بہت متنوع ہے، یہاں یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ تعلیم وتربیت کا نظام صرف اسکول، کالج اور یونیورسٹی تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عملِ جامع ہے جو افرادِ معاشرہ کی تہذیب وتمدن کی تشکیل کرتا ہے۔ اگر ہم نبی کریم ﷺ کے طریقے سے رہنمائی لیں تو نہ صرف ہمارا تعلیمی نظام مضبوط ہو گا بلکہ ایک بامقصد، بامعنیٰ اور باذوق تعلیمی ڈھانچہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لیے قائم کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حوالے

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، م،۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ کتاب الاداب، ح،۳۵۵۹۔

۲۔ سورۃ البقرۃ:۱۲۹

۳۔ سورۃ الِ عمران:۱۶۴

۴۔ سورۃ جمعہ:۲ :۶۲

۵۔ ابن ماجہ، الربعی القزوینی، امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۱۹۹۸ء:ح۲۲۹

۶۔ البیھقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی، سنن الکبریٰ، دار الکتب العلمیہ۔ البیروت، طبع اول، ح:۲۰۸۱۹

۷۔ سورۃ العلق:۹۶ : ۱-۵

۸۔ الدارمی، ابو محمد، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، سنن دارمی، دار المغنی للنشر والتوزیعالسعودیہ، طبع اوّل، ۱۴۱۲ھ، ج،۱، ص۲۹۸

۹۔ سورۃ التحریم:۶۶۔۶

۱۰۔ سورۃ الحجرات۴۹ :۱۱

۱۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، م،۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ کتاب الاداب، ح،۶۱۲۵

۱۲۔ سورۃ ابراہیم:۴ : ۱۴

۱۳۔ الطبرانی، ابو القاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، الدعاء للطبرانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، ۱۴۱۳ء، ص۳۱۹۔

۱۴۔ تھانوی، محمد اشرف علی، خطباتِ قرآن، ج:۱، ص ۱۱۲، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، لاہور

۱۵۔ سورۃ الذاریات۔۵۱ : ۵۶

۱۶الغزالی، امام ابو حامد محمد، متوفی،۵۰۵ھ، احیاء علوم الدین، دار الاشاعت، اردو بازار کراچی، س،ن، ج:۱، ص ۳۵

۱۷۔ سورۃ الجمعہ:۶۲ :۲

۱۸۔ نعمانی شبلی، سید سلیمان، سیرۃ النبی، لاہور، ادارہ اسلامیات، ۲۰۰۲، ج،۱، ص،۵۸

۱۹۔ مناظر احسن گیلانی، تعلیماتِ نبوی، دار الاشاعت اردو بازار لاہور، ص:۷۷۔

۲۰۔ سورۃ آلِ عمران:۳ : ۱۹۰

۲۱۔ ابن ماجہ، الربعی القزوینی، امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۱۹۹۸ء:ح:۲۲۴۔

۲۲۔ الطبری، محمد بن ابن جریر بن یزید، م:۳۱۰ھ، تاریخ الامم والملوک، مطبعہ الاستقامہ، قاھرہ،۱۹۴۹ء، ج:۲، ص، ۸۲۔

۲۳۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، م ۲۳۰ھ، الطبقات الکبریٰ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ اولی ۱۴۱۰ھ، ج،۲ ص،۳۲۰۔

۲۴۔ رازی، فخر الدین، م،۶۰۶، تفسیرِ کبیر (مفاتح الغیب)، بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن، ج ۳۲، ص ۲۱۰۔

۲۵۔ نعمانی شبلی، سید سلیمان، سیرۃ النبی، لاہور، ادارہ اسلامیات، ۲۰۰۲، ج ۱، ص ۸۳۔

۲۶۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب الاداب، ح:۶۰۰۸

۲۷۔ نعمانی شبلی، سید سلیمان، سیرۃ النبی، لاہور، ادارہ اسلامیات، ۲۰۰۲، ج ۲، ص ۲۱۵

۲۸۔ امام مسلم، ۲۷۶ھ، صحیح مسلم، کِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، اردو ترجمہ پیر ڈاکٹر محمد حسن، مطبع ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد ۱۹۹۵، ح ۲۵۸۱

۲۹۔ مناظر احسن گیلانی، تعلیماتِ نبوی، دار الاشاعت اردو بازار لاہور، ص:۹۵

۳۰۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب العلم، ح:۶۹

۳۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب العلم، ح:۱۰۱

۳۲۔ ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد، م ۲۳۰ھ، الطبقات الکبریٰ، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، الطبعۃ اولی ۱۴۱۰ھ، ج، ۲ص، ۳۲۲

۳۳۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب الاداب، ح:۶۰۳۸

۳۴۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب الاداب، ح:۶۰۲۶۔

۳۵۔ ابنِ ہشام، ابو محمد عبد المالک بن محمد، م ۲۱۳، السیرۃ النبیویہ، داراحیاء التراث، بیروت لبنان، ۱۹۹۷ء، ج ۲، ص ۲۴۸

۳۶۔ امام احمد بن حنبل، م ۲۴۱، مسند امام احمد مترجم مولانا محمد ظفر اقبال، ناشر مکتبہ رحمانیہ، مطبع لٹل سٹار پرنٹرز لاہور، ج:۳، ص:۱۲۹

۳۷۔ امام ابی داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، م ۲۷۵، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۳ء، ح، ۸

۳۸۔، امام راغب اصفہانی۔ مفردات قرآن،، ص ۷۰۷ دار القلم بیروت، لبنان، ۱۴۳۰ھ

۳۹۔ الطبرانی، معجم الکبیر، الناشر، مکتبہ العلوم والحکم، الموصل، ح ۸۰۹۵

۴۰۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب المناقب، ح:۳۵۶۸

۴۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح بخاری، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، مطبوعہ باب کتاب الطلاق، ح:۵۳۰۵

۴۲۔ مام احمد بن حنبل، م ۲۴۱، مسند امام احمد مترجم مولانا محمد ظفر اقبال، ناشر مکتبہ رحمانیہ، مطبع لٹل سٹار پرنٹرز لاہور، ح:۲۳۶۷۹

Bibliography

- Al-Behaqi Abu Bakar Ahmad Bin Husain Bin Ali, *Sunan Al-Kubra*, ((Beirut: Dar al-Kutub Al-Ilmia)
- Al-Darmi Abu Muhammad Abdullah Bin Abdur Rehman, *Sunan Al-Darmi*, (Saudi Arabi: Dar Al-Mughni Lil Nashar Wa- Al Tuzih , 1412)
- Al-Ghazali Imam Abu Hami, *Ihya-e Uloom al-Deen,* (Karach: Dar al-Isha'at)
- Al-Tabri Muhammad Bin Jareer, *Tarikh al-Umam wa al-Maluk*, (Qaherah: Maba'a al-Istaqamah, 1949)
- Al-Tibrani Abu Al-Qasim Sulaiman Bin Ahmad, *Al-Dua LilTibrani*, (Beirut: Dar al-Kutub Al-Ilmia, 1413)
- Iamam Razi Fakhar al-Deen, *Tafseer-e Kabeer (Mafateh al-Ghaib)*, (Beirut: Dar Ihya al-Turas al-Arabi)
- Ibn-e Hassam Abu Muhammad Abdul Malik Bin Muhammad, *Al-Seeart al-Nabavia*, (Beirut: Dar Ihya al-Turas, 1997)
- Ibn-e Majeh Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Yazeed, *Sunan Ibn-e Majeh*, (Beirut: Dar al-Kutub Al-Ilmia, 1998)
- Ibn-e Saad Abu Abdullah Muhammad Bin Saad, *Al-Tabaqat al-Kubra*, (Beirut: Dar al-Kutub Al-Ilmia 1410).
- Imam Abu Daood Sulaiman Bin Ash'as Sajistani, *Sunan Abi Dawood*, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1423)
- Imam Ahmad Bin Hanbal, *Musnad Imam Ahmad*, (Trans.) Maulana Muhammad Zafar Iqbal, (Lahore: Maktabah Rehmania)
- Imam Muslim, *Sahih Muslim*, (Trans.) Dr. Muhammad Hasan, (Islamabad: Idarah Tahqeeqat-e Islami, 1995)
- Imam Raghib Isfahani, *Mufredat-e Quran,* (Beirut, Lebanan: Dar al-Qalam, 1430)
- Manazir Ahsan Gilani, *Ta'limat-e Nabavi*, (Lahore: Dar al-Isha'at)
- Muhammad Ashraf Ali Thanvi, *Khutubat-e Qu'an,* (Lahore: Idara Talifat-e Ashrafia)
- Muhammad Bin Ismaeel Bukhari, *Sahi Bukhari*, (Beirut: Dar al-Kutub Al-Ilmia).
- Sibli Nomani, Syed Sulaiman Nadavi, *Seerat al-Nabi,* (Lahore: Idara Islamiat, 2002)

❖❖❖